ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:28

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ دوم)

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر 28

مرزا صاحب اور دجال

(حصہ دوم)

جس طرح مرزا صاحب کے اکثر عقائد میں خطرناک حد تک تضاد پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دجال کے بارے میں مرزا صاحب کی تحریرات میں بھی اختلاف ہے۔آیئے ایک دفعہ دجال کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ دیکھتے ہیں اور پھر مرزا صاحب کے نظریئے کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

دجال کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ

احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کا وجود انسانوں کی طرح ہوگا۔ جتنے بھی انبیاء کرامؑ دنیا میں تشریف لائے انہوں نے اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اسی طرح حضور ﷺ نے بھی اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے۔ اور اپنی امت کو اپنی دعاؤں میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور پھر اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

دجال کی موت سیدنا عیسیٰؑ کے ہاتھوں ہوگی۔

دجال کا حلیہ

ہمیں احادیث مبارکہ سے دجال کا جو حلیہ اور چند دوسری معلومات معلوم ہوتی ہیں ان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1۔ دجال جوان ہوگا اور عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔

(مسلم حدیث نمبر426)

2۔ دجال کا رنگ گندمی اور بال پیچدار ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر426)

3۔ دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

(بخاری حدیث نمبر3337، مسلم حدیث نمبر7366)

4۔ ایک (دائیں) آنکھ سے کانا ہوگا۔

(بخاری حدیث نمبر3337)

5۔ دجال کی بائیں آنکھ بھی عیب دار ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7366)

6۔ پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یعنی ک۔ف۔ر

(بخاری حدیث نمبر3355)

7۔ پیشانی پر لکھے گئے کافر کو ہر مومن پڑھ سکے گا۔ خواہ وہ پڑھنا لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

(مسلم حدیث نمبر7367)

8۔ وہ ایک گدھے پر سواری کرے گا۔ جس کے دونوں کانوں کے درمیان 40 ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔

(مسند احمد حدیث نمبر15017)

9۔ دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

10۔ تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا (جیسے زمین اس کے واسطے لپیٹ دی گئی ہو۔)

(مسلم حدیث نمبر7373)

11۔ ہر طرف فساد پھیلائے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

12۔مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو پائے گا۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

13۔مکہ معظمہ ،مدینہ طیبہ کے ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرہ ہو گا جو اس کو اندر گھسنے نہیں دیں گے۔

(بخاری حدیث نمبر1881)

14۔دجال مدینہ طیبہ کے باہر ٹھہرے گا۔

(مسلم حدیث نمبر7375)

15۔سب منافقین دجال سے مل جائیں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7391)

16۔دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر4077)

17۔اس کے ساتھ غذا کا بہت بڑا ذخیرہ ہو گا۔

(مسلم حدیث نمبر5624)

18۔زمین کے خزانے اس کے تابع ہوں گے۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

19۔دجال کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت دی جائے گی۔

(مسلم حدیث نمبر7373)

20۔اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہو گی۔

(بخاری حدیث نمبر3338، مسلم حدیث نمبر7366)

مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں پہلا نظریہ

مرزاصاحب کی بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال انسان کی طرح کسی وجود کا نام نہیں ہے بلکہ عیسائی پادریوں کا گروہ "دجال" ہے۔

تحریر نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ بالا کر دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 722 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 488)

تحریر نمبر 2:

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

”پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 582 جدید ایڈیشن دو جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 260 پرانا ایڈیشن تین جلدوں والا)

تحریر نمبر 3:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 488 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362)

تحریر نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 496 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366)

تحریر نمبر 5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کا کام میں سب سے بڑھ کر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پس اسی وجہ سے وہ دجال اکبر ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دوسرے کسی دجال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ دجال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہو گا وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456)

مرزا صاحب کا یہ نظریہ اس لحاظ سے باطل ہے کہ حدیث مبارکہ میں جس دجال کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور تمام انبیاء کرامؑ نے ان سے ڈرایا ہے وہ دجال انسانوں کی طرح ایک وجود رکھتا ہے۔ وہ پہلے نبوت کا دعوی کرے گا پھر خدائی کا دعوی کرے گا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے دعوی نبوت کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 85، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

اب ہمارا قادیانیوں سوال ہے کہ اگر عیسائی پادریوں کا گروہ ہی دجال تھے تو ان کا پہلے دعوی نبوت اور پھر دعوی خدائی دکھائیں کہ انہوں نے مرزا صاحب کے دور میں کب دعوی نبوت اور دعوی خدائی کیا؟؟؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ پادریوں کے گروہ تو حضور ﷺ کے دور میں بھی موجود تھے اگر یہی دجال تھے تو حضور ﷺ نے ان کی خبر کیوں نہیں دی؟

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں دوسرا نظریہ

مرزا صاحب دجال کے بارے میں اپنا نظریہ بتاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہیں۔ مرزا صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔۔۔!!!

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174)

لیجئے مرزا صاحب نے بااقبال قوموں کو بھی بلا دلیل ہی دجال تسلیم کر لیا۔ ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ کون سی حدیث ہے جہاں بااقبال قوموں کو دجال کہا گیا ہے؟؟؟

ایسی کوئی حدیث قیامت تک بھی نہیں ملے گی۔

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں تیسرا نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں تیسرا نظریہ یہ تھا کہ جھوٹوں کے گروہ کو دجال کہتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لیے مکر اور تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 362 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 362)

مرزا صاحب یہ جھوٹوں کے گروہ تو حضور ﷺ کے دور میں بھی موجود تھے لیکن حضور ﷺ نے تو نہیں بتایا کہ جھوٹوں کا گروہ ہی دجال ہے۔ تو مرزا صاحب کو کیسے پتہ چل گیا؟؟؟

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں چوتھا نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ شیطان کا نام ہی دجال ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ دوسرے یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 313 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 326)

شیطان بھی حضور ﷺ کے دور میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ شیطان ہی دجال ہے۔ ثابت ہوا مرزا صاحب کا یہ نظریہ بھی جھوٹا ہے۔

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں پانچواں نظریہ

مرزا صاحب کا دجال کے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ عیسائیت کے بھوت کا نام دجال ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”اس شیطان (دجال) کا نام دوسرے لفظوں میں عیسائیت کا بھوت ہے۔ یہ بھوت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائی گرجا میں قید تھا اور صرف جساسہ کے ذریعہ سے اسلامی اخبار معلوم کرتا تھا۔ پھر قرون ثلاثہ کے بعد بموجب خبر انبیاءؑ کے اس بھوت نے رہائی پائی اور ہر روز اس کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ تیرھویں صدی ہجری میں بڑے زور سے اس نے خروج کیا۔ اسی بھوت کا نام دجال ہے۔ جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے اور اسی بھوت سے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے اخیر میں ولا الضالین کی دعا میں ڈرایا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 45)

ایک طرف تو مرزا صاحب عیسائیت کے بھوت کو دجال کہتے ہیں اور دوسری طرف لکھتے ہیں کہ:

”یہ تحقیق شدہ امر ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔ جو مقابل خدا کے اسم اعظم کے ہے۔ جو اللہ الحی القیوم ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر یہود کو دجال کہہ سکتے ہیں۔ نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو۔ کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں۔ خدا نے اپنے مقابل پر ان کو کچھ اختیار نہیں دیا۔ پس کسی طرح ان کا نام دجال نہیں ہو سکتا۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 104 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 269)

اب مرزا صاحب کی کون سی بات سچی ہے؟ پہلی بات سچی ہے یا دوسری سچی ہے؟؟

عیسائیت کا بھوت بھی حضور ﷺ کے دور میں موجود تھا لیکن اس کو بھی حضور ﷺ نے دجال نہیں فرمایا۔ لگتا ہے مرزا صاحب کو شیطان نے یہ جھوٹی وحیاں کی ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت کسی

مرزائی کے پاس نہیں ہے۔

مرزاصاحب کا دجال کے بارے میں چھٹا نظریہ

مرزاصاحب نے لکھاہے:

"دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام الہی میں تحریف کرتے ہیں۔ یا دہریہ کے رنگ میں خدا سے لاپرواہ ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

مرزاصاحب دہریوں کو بھی دجال کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ دہریوں کے دجال ہونے کا ذکر بھی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

دجال کی سواری

مرزاصاحب نے لکھاہے:

" ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیاہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ دخان کے زور پر چلتی ہیں ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایاہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے۔ اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 398 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 493)

حدیث مبارکہ میں دجال کی سواری ایک گدھے کو بتایا گیا ہے۔ جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ 40 ہاتھ ہوگا۔ اور وہ نہایت تیزی سے سفر بھی کرے گا۔ مرزاصاحب ریل گاڑی کو

دجال کی سواری کا نام دے رہے ہیں۔ باوجودیکہ ریل گاڑی میں حدیث میں بتائے گئے گدھے کی کوئی نشانی نہیں پائی جاتی خود مرزا صاحب نے اسی دجال کے گدھے پر کئی دفعہ سفر بھی کئے ہیں۔ اور مسیح موعود ہونے کا دعوی بھی کیا ہے۔ کیا گدھا دجال کی سواری ہو گا یا مسیح موعود کی؟؟

خلاصہ یہ ہے کہ دجال نہ ہی مرزا صاحب کی تحریرات کے مطابق عیسائی پادریوں کا گروہ یا جھوٹوں کا گروہ ثابت ہوتا ہے، اور نہ شیطان اور بااقبال قومیں دجال ثابت ہوتی ہیں۔ اور نہ ہی ریل گاڑی دجال کی سواری ثابت ہوتی ہے۔

ہمارا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ وہ کوئی ایسی حدیث دکھائیں جس میں حضور ﷺ نے عیسائی پادریوں کے گروہ یا جھوٹوں کے گروہ کو دجال قرار دیا ہو یا شیطان اور بااقبال قوموں کو دجال قرار دیا گیا ہو۔ اور ساتھ ہی ریل گاڑی کو شیطان کی سواری بھی قرار دیا گیا ہو۔ ہمارا دعوی یہ ہے کہ قادیانی تاقیامت ایسی کوئی حدیث پیش نہیں کرسکتے۔

مرزا صاحب اور دجال میں تقابلی جائزہ

اگر ہم مرزا صاحب کی تحریرات کا بغور مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب ہی اپنی تحریرات کے مطابق دجال ہیں۔

نشانی نمبر 1:

مرزا صاحب اور دجال کی نسل ایک

مسلم کی حدیث نمبر 7349 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال یہودی یعنی اسرائیلی نسل سے ہو گا۔

مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو اسرائیلی لکھتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اُس حدیث

کے جو کنزالعمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

ایک اور جگہ مرزاصاحب لکھتے ہیں:

"میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216)

یعنی مرزاصاحب حضرت اسحٰقؑ کی نسل سے بھی ہیں اور انکے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل سے بھی۔

لیجئے مرزاصاحب اور دجال میں ایک قدر مشترک یہ ثابت ہوئی کہ دونوں یہودی النسل یعنی اسرائیلی ہیں۔

نشانی نمبر 2

مرزاصاحب اور دجال کا دعوی ایک

ابن ماجہ کی حدیث نمبر 4077 میں ذکر ہے کہ دجال پہلے نبوت اور پھر خدائی کے دعوے کرے گا۔ مرزاصاحب نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

"دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے دعوی نبوت کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233)

مرزاصاحب نے بھی دجال کی طرح پہلے نبوت اور پھر خدائی کا دعوی کیا۔

دعوی نبوت

مرزاصاحب 23 اپریل 1902ء کو لکھتے ہیں:

1۔ ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گا گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔“

(دافع البلاء صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد18، صفحہ230)

2۔ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ11 مندرجہ روحانی خزائن جلد18، صفحہ231)

دعوی خدائی

مرزا صاحب 15 مئی 1907ء کو لکھتے ہیں:

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوحی، صفحہ 105 مندرجہ روحانی خزائن جلد22، صفحہ108)

مرزا صاحب اور دجال میں دوسری قدر مشترک یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی دجال کی طرح پہلے نبوت کا دعوی کیا اور پھر اس کے بعد خدائی کا دعوی کیا۔

نشانی نمبر3:

مسلم کی روایت نمبر 7392 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کے پیرو کار 70 ہزار یہودی ہوں گے۔ مرزا صاحب نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”پس اس پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب علمائے مفکرین بتلا دیں کہ یہ باتیں پوری ہو گئیں یا نہیں۔“ (انوار الاسلام صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ50)

مرزاغلام قادیانی کی اس تحریر سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔دجال کے ساتھ جو ملیں گے وہ خود کو مسلمان کہلوائیں گے۔

2۔انکی تعداد70ہزار ہوگی۔

3۔اور یہ بات مرزاصاحب کے وقت میں پوری ہوگی۔

اب مرزاصاحب کی لکھی گئی دجال کی انہی 3باتوں پر مرزاصاحب کو پرکھتے ہیں۔

مرزاصاحب کے پیروکاروں کی تعداد

متعدّد جگہ مرزاصاحب اپنے پیروکاروں کی تعداد 70ہزار بتاتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

تحریر نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ 4مندرجہ روحانی خزائن جلد 18صفحہ 382تا383)

تحریر نمبر2:

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”جو جماعت پہلے دنوں میں چالیس آدمیوں سے بھی کم تھی آج ستر ہزار کے قریب پہنچ گئی۔“

(نزول المسیح صفحہ 30مندرجہ روحانی خزائن جلد18صفحہ408)

تحریر نمبر3:

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

”چالیس آدمی میرے دوست تھے اور آج ستر ہزار کے قریب اُن کی تعداد ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ 32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 410)

لیجئے مرزاصاحب کی دجال کے بارے لکھی گئی تینوں نشانیاں مرزاصاحب میں ثابت ہوگئی۔

1۔دجال کے پیروکاروں کی تعداد بھی 70ہزار اور مرزاصاحب کے مرید بھی 70ہزار ہی نکلے۔

2۔مرزاصاحب نے خود اقرار کیا کہ دجال کا ساتھ دینے والے مسلمان کہلانے والے ہوں گے جب کے مرزاکو ماننے والے پہلے مسلمان ہی تھے مگر مرزا(دجال)کو مان کر یہودی صفت ہو گئے۔

3۔یہ تمام باتیں اس وقت ظہور پذیر ہوں گی جو مرزاصاحب کا وقت ہے یعنی مرزا کے دور میں یہ تمام باتیں پوری ہوگئی۔

نشانی نمبر 4:

بخاری کی حدیث نمبر1881 سے پتہ چلتا ہے کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ جبکہ یہ نشانی مرزاصاحب میں بھی پوری ہوئی۔مرزاصاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 842 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 557)

مرزاصاحب بھی ساری زندگی مکہ اور مدینہ نہ جاسکے۔جیساکہ مندرجہ ذیل تحریر سے ثابت ہے۔

مرزاصاحب کے بیٹے مرزابشیر احمد نے لکھا ہے:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود(مرزاصاحب) نے حج نہیں کیا۔اعتکاف نہیں کیا۔زکوۃ نہیں دی۔تسبیح نہیں رکھی۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 623روایت نمبر672)

نشانی نمبر 5:

مسنداحمد کی حدیث نمبر 15017 میں لکھا ہے کہ دجال ایک گدھے پر سواری کرے گا جس کے

دونوں کانوں کے درمیان 40ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 841 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 556)

نیز مرزا صاحب ریل گاڑی کو دجال کی سواری لکھتے ہیں۔

جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ دخان کے زور پر چلتی ہیں ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے۔ اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 398، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 493)

اب مرزا صاحب جس سواری کو دجال کی سواری لکھتے ہیں خود بھی اسی پر سفر کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے ریل کے سفر کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔۔۔!!!

حوالہ نمبر1:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا۔"

(نزول المسیح صفحہ 213 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 591)

حوالہ نمبر2:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا صاحب کے

جنوری 1903ء کے جہلم کے سفر کی روئیداد یوں لکھی ہے:

"1902ء کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ پر ایک شخص کرم دین نے ازالہ عرفی کا مقدمہ کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر ہونے کے لیے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ چنانچہ آپ جنوری 1903ء میں وہاں تشریف لے گئے۔ یہ سفر آپ کی کامیابی کے شروع ہونے کا پہلا نشان تھا کہ گو آپ ایک فوجداری مقدمہ کی جواب دہی کے لیے جا رہے تھے لیکن پھر بھی لوگوں کے ہجوم کا یہ حال تھا کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ جس وقت آپ جہلم کے سٹیشن پر اُترے ہیں اُس وقت وہاں اس قدر انبوہِ کثیر تھا کہ پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کی جگہ نہ رہی تھی۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 48)

حوالہ نمبر 3:

مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا صاحب کے 2 نومبر 1904ء کے سیالکوٹ کے سفر کی روئیداد یوں لکھی ہے:

"جب لیکچر ختم ہو کر گھر کو واپس آنے لگے تو پھر بعض لوگوں نے پتھر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن پولیس نے اس مفسدہ کو بھی روکا۔ لیکچر کے بعد دوسرے دن آپ واپس تشریف لے آئے۔ اور اس موقع پر بھی پولیس کے انتظام کی وجہ سے کوئی شرارت نہ ہوسکی۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ ہمیں دکھ دینے کا کوئی موقع نہیں ملا تو بعض لوگ شہر سے کچھ دور باہر جا کر ریل کی سڑک کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور چلتی ٹرین پر پتھر پھینکے۔ لیکن اس کا نتیجہ سوائے کچھ شیشے ٹوٹ جانے کے اور کیا ہوسکتا تھا۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 54)

حوالہ نمبر 4:

مرزابشیرالدین محمود نے مرزاصاحب کی 1908ء میں وفات کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"ساڑھے دس بجے آپ فوت ہوئے۔ اُسی وقت آپ کے جسم مبارک کو قادیان میں پہنچانے کا انتظام کیا گیا اور شام کی گاڑی میں ایک نہایت بھاری دل کے ساتھ آپ کی جماعت نعش لے کر روانہ ہوئی۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 65)

یعنی مرزاصاحب جس سواری کو دجال کی سواری کہتے تھے زندگی بھر اسی پر سفر کرتے رہے اور موت کے بعد لاش بھی دجال کی سواری پر لے جانی پڑی۔

نشانی نمبر 6:

مسلم کی حدیث نمبر 7373 سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال سیدنا عیسیٰؑ کا اتنا بڑا مخالف ہوگا کہ ان کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ اگر ہم مرزاصاحب کو دیکھیں تو انہوں نے بھی سیدنا عیسیٰؑ کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

گستاخی نمبر 1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔۔۔ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں تالاب کا معجزہ ہے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

گستاخی نمبر2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی 3 پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

گستاخی نمبر3:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد، بلکہ ابتداء سے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے اور خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بدنتیجہ تھا۔“

(ست بچن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296)

گستاخی نمبر 4:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔“

(کشتی نوح صفحہ 66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

گستاخی نمبر5:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”آپ کی انہی حرکات کی وجہ سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے،

اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ضرور آپ کے دماغ میں کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

اب آخر میں مختصراً مرزا صاحب اور دجال کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں۔۔۔!!!

مرزا صاحب اور دجال

1۔ دجال بھی یہودی النسل ہو گا۔ مرزا صاحب بھی یہودی النسل تھے۔

2۔ دجال پہلے نبوت کا دعوی کرے گا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کرے گا۔ مرزا صاحب نے بھی پہلے نبوت کا دعوی کیا اور اس کے بعد خدائی کا دعوی کیا۔

3۔ دجال کے ساتھیوں کی تعداد بھی 70 ہزار ہو گی۔ مرزا صاحب کے مرید بھی 70 ہزار تھے۔

4۔ دجال مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے گا۔ مرزا صاحب بھی ساری زندگی مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے۔

5۔ دجال گدھے پر سواری کرے گا۔ مرزا صاحب جس سواری کو دجال کا گدھا کہتے رہے اسی پر سواری بھی کرتے رہے۔

6۔ دجال سیدنا عیسیٰؑ کا مخالف ہو گا۔ مرزا صاحب بھی سیدنا عیسیٰؑ کی مخالفت کرتے رہے۔

لیجئے مرزا صاحب کی تحریرات کے مطابق مرزا صاحب خود ہی "دجال" ثابت ہو گئے۔